غرائب ترمذی پر نقد و جرح کی ضرورت

*محمد اکرم رانا

**محمد کریم خان

Abstract

The esteemed IMAM ABU ESA MUHAMMAD BIN ESA TIRMIZI has affixed the title of GHARIB on various AHADITH in his book JAM-E-TIRMIZI, which is one of the hadith books of SAHAH SITTA and is due to its significance third on serial wise.According the terminology of Muhaddeseen A Gharib Hadith is called ,when its narater remained only one,anywhere during narration.

In this article only four hadiths from JAM-E-TIRMIZI are being selected for research and discussion .After the research there it has been prooved that the said AHADITH are no more Gharib but they have achieced the title of Hassan and Sahih. Similarly the other Gharib ahadith from JAME-E-TIRMIZI should be also taken for research and discussion necessarily.

آپ کا پورا نام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک السلمی الترمذی ہے۔آپ صحاح ستہ میں سے مشہور کتاب جامع ترمذی کے مصنف ہیں۔آپ راویوں کے بارہویں طبقہ میں سے ہیں۔(1)

امام ترمذی ۲۰۹ھ میں بلخ کے شہر ترمذ میں پیدا ہوئے جو دریائے جیحون کے قریب واقع ہے۔(2)

امام ترمذی ان آئمہ کرام میں سے ہیں جن کی علم حدیث میں پیروی کی جاتی ہے۔انہوں نے جامع تواریخ اور علل جیسی عظیم کتب تحریر کیں۔وہ ایک ثقہ عالم تھے اور ایسا حافظہ رکھتے تھے کہ لوگ حفظ میں ان کی مثال دیا کرتے تھے۔(3)

امام ترمذی امام بخاریؒ کے شاگرد تھے،نضر بن محمد خود امام ترمذی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن امام

*پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

**پی۔ایچ۔ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

بخاری نے ان سے کہا کہ تم نے مجھ سے اس قدر استفادہ نہیں کیا جتنا استفادہ میں نے تم سے کیا ہے۔عمران بن علان نے کہا کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے فوت ہونے کے بعد اہل خراسان کے لیے علم وعمل میں امام ترمذی جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔(4)

امام ترمذی نے امام قتیبہ بن سعید ،ابراہیم بن عبداللہ ھروی،عبداللہ بن معاویہ،امام محمد بن اسماعیل بخاری،امام مسلم بن حجاج قشیری اور امام ابوداؤد جیسے صاحب علم وفضل اساتذہ سے علم حاصل کیا۔(5)

امام ترمذی نے درج ذیل تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔

۱۔جامع ترمذی	۲۔کتاب العلل	۳۔کتاب التاریخ
۴۔کتاب الزہد	۵۔کتاب الاسماء والکنی	۶۔کتاب الشمائل النبویہ(6)

امام ترمذی نے ۱۳ رجب ۲۷۹ھ کو شہر ترمذ میں وفات پائی اور وہیں آپ مدفون ہیں۔(7)

جامع ترمذی:

یہ کتاب امام ترمذی کی سب سے زیادہ مشہور ومقبول تصنیف ہے۔ترتیب صحاح ستہ میں جامع ترمذی کو بعض نے سنن نسائی اور ابوداؤد کے بعد ذکر کیا ،بعض نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بعد تیسرے درجہ میں لکھا اور حافظ ابن اثیر اور شیخ ابواسماعیل ھروی نے جامع ترمذی کو صحاح ستہ میں سب سے احسن اور زیادہ مفید لکھا ہے۔(8)

اس بارے میں ڈاکٹر خالد علوی لکھتے ہیں: مجموعی حدیثی فوائد کے اعتبار سے اس کتاب کو تمام کتابوں پر فوقیت دی گئی ہے۔

اول: اس وجہ سے کہ اس کی ترتیب عمدہ ہے اور تکرار نہیں ہے۔

دوم: اس میں فقہاء کا مذہب اور اس کے ساتھ ہر ایک کا استدلال بیان کیا گیا ہے۔

سوم: اس میں حدیث کی انواع مثلاً صحیح،حسن،ضعیف،غریب اور معلل وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے۔تبویب فقہ،علل حدیث،صحیح وضعیف،اسماء وکنی،جرح وتعدیل،شذوذ،موقوف اور مدرج وغیرہ کا بیان ہے۔

چہارم: اس وجہ سے کہ اس میں راویوں کے نام ،ان کے القاب،اور کنیت کے علاوہ ان فوائد کو بھی بیان کیا گیا ہے جن کا علم الرجال سے تعلق ہے۔

پنجم: امام ترمذی کی کتاب امام بخاری اور امام ابوداؤد دونوں طریقوں کی جامع ہے۔

ششم: ایک طرف اس کتاب میں احادیث احکام میں سے ان احادیث کا تذکرہ کیا گیا ہے جن پر فقہاء کا عمل ہو رہا ہے، دوسری طرف اس کو صرف احکام کے لیے مختص نہیں کیا بلکہ امام بخاری کی طرح سب ابواب کی احادیث لے کر کتاب کو جامع بنادیا گیا اور اس پر مستزاد یہ کہ علوم حدیث کی مختلف انواع کو کتاب میں اس طرح سمودیا ہے کہ وہ علم حدیث کا ایک گلدستہ بن گئی ہے۔(9)

امام ترمذی اپنی کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

صنفت هذالمسند الصحيح وعرضته على علماء الحجاز فرضوابه عرضته على علماء العراق فرضوابه عرضته على علماء خراسان فرضوابه ،ومن كان فى بيته هذاالكتاب فكانمافى بيته نبى ينطق وفى روايه يتكلم . (10)

ترجمہ: میں نے اس کتاب کو تصنیف کر کے علماء حجاز پر پیش کیا تو انہوں نے اس کو پسند کیا، میں نے علماء عراق پر پیش کیا تو انہوں نے پسند کیا، پھر علماء خراسان پر پیش کیا تو انہوں نے بھی اس کو تحسین کی نگاہ سے دیکھا۔امام ترمذی فرماتے ہیں: جس شخص کے گھر میں یہ کتاب ہو وہ یوں سمجھے گویا اس کے گھر میں نبی ﷺ کلام کر رہا ہے۔

امام ابواسماعیل عبداللہ بن محمد انصاریؒ فرماتے ہیں:

كتابه عندى انفع من كتاب البخارى ومسلم لان كتابى البخارى ومسلم لايقف على الفائدة منها الاالمتبحر العالم وكتاب ابى عيسىٰ يصل الىٰ فائدة كل احد من الناس .(11)

ترجمہ: امام ترمذی کی کتاب میرے نزدیک بخاری و مسلم کی کتاب سے زیادہ نافع ہے کیونکہ بخاری و مسلم کی کتابوں سے تو صرف متبحر عالم ہی فائدہ اٹھاسکتا ہے۔لیکن ابوعیسیٰ ترمذی کی کتاب سے ہر شخص فائدہ اٹھاسکتا ہے۔

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ نے اپنی کتاب جامع ترمذی میں مختلف احادیث پر غریب ہونے کا حکم لگایا ہے۔حدیث کے غریب ہونے کا مطلب کیا ہے۔اس بارے میں چند آراء درج ذیل ہیں۔

ا۔حدیث غریب کا معنی ومفہوم:

لغوی معنی:

لغت میں غریب کے معانی ’’اکیلے اور گھر و قرابت والوں سے دور ہونے‘‘ کے ہیں(12)

اصطلاحی مفہوم:

۱۔ اصطلاحاً غریب حدیث وہ ہے جس کی روایت میں کسی مقام پر راوی اکیلا ہو۔(13)

۲۔ وہ حدیث جس میں بعض راوی اکیلے رہ جاتے ہیں، غریب ہونے سے متصف کی جاتی ہے۔(14)

۳۔ غریب حدیث وہ ہے جس میں ایک راوی اپنی روایت میں منفرد ہو یا ایسے شخص کی روایت کے متن اور سند میں اضافے کے سلسلے میں منفرد ہو جس کی حدیثیں جمع کی جاتی ہوں(15)

۴۔ وہ حدیث جس کا سلسلہ شاذ ہو اور اس کا راوی کثرت روایت کے لیے معروف نہ ہو۔(16)

۵۔ غریب حدیث کی مثال اجنبی انسان جیسی ہے سو جس طرح انسان کی شہر میں اجنبیت کبھی حقیقی ہوتی ہے کہ اسے کوئی بھی نہیں جانتا اور کبھی اضافی ہوتی ہے کہ اسے کچھ لوگ پہچانتے ہیں اور کچھ نہیں پہچانتے۔ پھر اس معرفت میں کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے اور مساوی بھی۔ یہی معاملہ غریب حدیث کا ہے۔(17)

۶۔ اصول حدیث کی اصطلاح میں غریب اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں کوئی لفظ غامض واقع ہوا ہو اور ندرت استعمال کی وجہ سے اس کے معانی سمجھ سے بعید ہوں۔(18)

۷۔ غریب حدیث وہ ہے جس کے معانی مخفی اور کلمات دقیق ہوں۔(19)

۲۔اقسام حدیث:

امام ترمذی (20) اور امام حاکم (21) نے غریب حدیث کی تین اقسام بیان کی ہیں جب کہ ابن سید الناس نے پانچ اقسام بیان کی ہیں(22)

۱۔غریب سنداو متن ۲۔غریب متن وسندا ۳۔غریب سندالامتن ۴۔غریب بعض السند فقط

۵۔غریب بعض المتن فقط

۳۔غریب احادیث کی سنداً و متناً تخریج:

اس مضمون میں جامع ترمذی کی چند غریب احادیث کی سنداً و متناً تخریج بعنوان ''نقد سند، نقد متن'' سے کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس طرح سنداً و متناً تخریج کے بعد ان احادیث سے غرابت رفع ہوگئی ہے اور یہ احادیث صحیح و حسن کے درجہ میں ہیں۔احادیث کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے عربی کے ساتھ اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔

ضروری وضاحت:

مضمون میں نقد سند کے عنوان کے تحت مختلف اسناد ذکر کی گئی ہیں اور ان کا مکمل حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ لیکن نقد متن کے عنوان کے تحت متون کے حوالے ذکر نہیں کئے گئے۔ کیونکہ یہ تمام متون پہلے مذکور اسانید والے ہی ہیں۔

☆ متون کے لیے صرف سند نمبر دیے گئے ہیں، جو پہلے اسانید میں مذکور ہیں۔

☆ متون کے لیے ٹیبل بنایا گیا ہے۔ ٹیبل میں مذکور متن جامع ترمذی کا ہے۔

☆ باقی متون میں اگر جامع ترمذی والے الفاظ موجود ہیں تو ''رر'' کا نشان اور اگر الفاظ موجود نہیں تو خانہ خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔

☆ اسی طرح اگر مترادف الفاظ استعمال ہوئے ہیں تو ان الفاظ کو خانوں میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

(۱) عن ابی هريرة عن النبی صلی اللّٰہعليه و آله وسلم قال :

'' الطاعم الشاكر بمنزلة الصائم الصابر''

قال ابو عيسیٰ هذا حديث حسن غريب (23)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
کھا کر شکر ادا کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے روزہ رکھ کر شکر ادا کرنے والا ہے۔

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ لیکن اس حدیث کو امام بخاری نے ایک عنوان کے تحت ذکر کیا ہے، امام ابن ماجہ نے اسے دو، امام حاکم نے تین، ابن حبان اور احمد بن حنبل نے ایک ایک سند سے روایت کیا ہے ۔

سند ترمذی:

حدثنا اسحاق بن موسیٰ الانصاری حدثنا محمد بن معن المدنی الغفاری حدثنی ابی عن سعيد المقبری عن ابی هريرة عن النبی صلی اللّٰہعليه و آله وسلم قال :(24)

باب بخاری:

امام بخاری نے کتاب الاطعمۃ میں باب نمبر ۵۶ کو اس حدیث کے الفاظ کے ساتھ لکھا ہے۔ باب کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

" باب الطعام الشاکر مثل الصائم الصابر"

باب کے نیچے امام بخاری نے صرف یہ الفاظ لکھے ہیں۔

" فیه عن ابی هريرة عن البنی صلی الله علیه وسلم "(25)

سند ابن ماجہ:

(i) حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب حدثنا محمد بن معن عن ابیه وعن عبدالله بن عبدالله الاموی عن معن بن محمد عن حنظلة بن علی الاسلمی عن ابی هريرة عن البنی صلی الله علیه وسلم .(26)

(ii) حدثنا اسماعیل بن عبدالله الرقی حدثنا عبدالله بن جعفر حدثنا عبدالعزیز بن محمدعن محمد بن عبدالله بن ابی حرة عن عمه حکیم بن ابی حرة عن سنان بن سنة الاسلمی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم.(27)

سند حاکم:

(i)- اخبرنا اسماعیل بن نجید بن احمد بن یوسف السلمی ثنا جعفر بن احمد بن نصر الحافظ ثنا اسماعیل بن بشر بن ملغور السلمی ثنا عمر بن علی المقدمی ثنا معن بن محمد الغفاری قال سمعت حنظلة بن علی السدوسی یقول سمعت اباهريرة یقول سمعت رسول اللهؐ یقول:(28)

(ii)- اخبرنا ابوحاتم محمد بن حیان القاضی ثنا زکریا بن یحی الساجی ثنا بشر بن هلال ثنا عمر بن علی المقدمی قال سمعت معن بن محمد یحدث عن سعید ابن ابی سعیدالمقبری قال کنت ان وحنظلة بالبقیع مع ابی هريرة محدثنا ابوهريرة عن رسول اللهﷺ:(29)

(iii)- حدثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب ثنا الربیع بن سلمان ثنا عبید الله بن وهب اخبرنی سلیمان بن بلال عن محمد بن عبدالله بن ابی حرة عن حکیم بن ابی درة عن سلیمان الأغر عن أبی هريرة عن النبیﷺ:(30)

سند ابن حبان:

اخبرنا بکر بن احمد بن سعید العابد الطاحی بالبعرة حدثنا نصر بن علی حدثنا معتمر بن سلیمان عن معمر عن سعید المقبری عن ابی ھریرة قال قال رسول اللهؐ:(31)

سند احمد:

حدثنا عبدالله حدثنا ابی حدثناقرة حدثنا سلیمان بن بلال حدثنی محمد بن عبدالله بن ابی حرة عن عمه حکیم بن ابی حرة عن سلمان الاغر عن ابی ھریرة عن النبیﷺ:(32)

خلاصہ نقد سند:

مذکورہ اسناد میں امام ترمذی، امام بخاری، ابن ماجہ سند نمبر ایک، امام حاکم کی تینوں اسناد، امام ابن حبان اور امام احمد بن حنبل کے آخری راوی حضرت ابوھریرہؓ ہیں لیکن امام ابن ماجہ سند نمبر دو کے آخری راوی حضرت سنان بن سنۃ الاسلمی ہیں۔ اس طرح یہ حدیث سنداً غریب نہیں ہے۔ جبکہ باقی رواۃ بھی مختلف ہیں۔

نقد متن حدیث نمبر ا

متن جامع ترمذی	الطاعم	الشاکر	بمنزلة	الصائم	الصابر
باب بخاری	//	//	مثل	//	//
ابن ماجہ (i)	//	//	//	//	//
ابن ماجہ (ii)	//	//	له مثل اجر	//	//
حاکم (i)	//	//	مثل	//	//
حاکم (ii)	//	//	مثل	//	//
حاکم (iii)	//	//	من الاجر مثل	//	//
ابن حبان	//	//	//	//	//
احمد	//	//	مثل ما	//	//

خلاصہ نقد متن:

امام ترمذی کے سارے الفاظ ہی باقی سب متون میں موجود ہیں البتہ ''بمنزلة'' کی بجائے دوسرے اکثر متون میں لفظ ''مثل'' موجود ہے جو اس کا ہم معنی ہے۔ اس طرح متن کے اعتبار سے یہ حدیث غریب نہیں ہے۔

نتیجہ بحث:

اس طرح سند اور متن پر نقد و جرح سے یہ واضح ہے کہ یہ حدیث غریب نہیں ہے۔ بلکہ یہ حدیث حسن ہے

(۲) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال النبی صلی اللهعليه وآله وسلم :

"الساعی علی الارملة والمسكين كالمجاهد فی سبيل الله اوكالذی يصوم النهارويقوم الليل،قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح غريب (33)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

بیوہ عورت اور مسکین پر کوشش کرنے والا جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے، اور اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہ ہو، اور اس روزہ رکھنے والے کی طرح ہے جو افطار نہ کرتا ہو۔

نقدِ سند:

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے۔ امام بخاری نے چار سندوں سے، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، ابن ماجہ اور احمد بن حنبل نے اس حدیث کو ایک ایک سند سے روایت کیا ہے۔

سند ترمذی:

(i) حدثنا الانصاری حدثنا معن حدثنا مالک عن صفوان بن سليم،يرفعه الی النبیﷺ.(34)

(ii) حدثنا الانصاری حدثنا معن حدثنا مالک عن ثور بن زيدالديلی عن ابی الغيث عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم.(35)

اسناد بخاری:

(i) حدثنا يحي بن قزعة حدثنا مالک عن ثور بن زيد عن ابی الغيث عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم .(36)

(ii)حدثنا اسماعيل بن عبدالله قال حدثنی مالک عن صفوان بن سليم يرفعه الی النبیﷺ:(37)

(iii) حدثنا اسماعيل قال حدثنی مالک عن ثور بن زيد الديلی عن أبی الغيث مولی ابن

مطیع عن أبی هريرة عن النبی:(38)

(iv) حدثنا عبدالله بن مسلمة حدثنا مالک عن ثور بن زيد عن ابی الغيث عن أبی هريرة قال رسول اللهﷺ:(39)

سندِ مسلم:

حدثنا عبدالله بن مسلمة بن قعنب حدثنا مالک عن ثور بن زيد عن ابی الغيث عن ابی هريرة عن النبیﷺ . (40)

سند نسائی:

اخبرنا عمرو بن منصور قال حدثنا عبدالله بن مسلمة قال حدثنامالک عن ثور بن زيد الديلی عن ابی الغيث عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم :(41)

سند ابن ماجہ:

حدثنا يعقوب بن حميد بن کاسب حدثنا عبدالعزيز الدراوردی عن ثور بن زيد الديلی عن ابی الغيث مولیٰ ابن مطيع عن ابی هريرة ان النبی صلی الله عليه وسلم قال:(42)

سند ابن حبان:

اخبرنا ابوخليفة قال حدثنا القعنبی عن مالک عن ثور بن زيد عن ابی الغيث عن ابی هريرة قال قال رسول اللهﷺ:(43)

مسند احمد:

حدثنا عبدالله حدثنی ابی حدثنا ابوسلمة حدثنا عبدالعزيز بن محمد عن ثور بن زيد عن ابی الغيث عن ابی هريرة ان رسول اللهﷺقال :(44)

خلاصہ نقد سند:

مذکورہ اسناد میں امام ترمذی کی دونوں روایتوں میں تیسرے راوی حضرت مالک ہیں، اسی طرح امام بخاری کی چاروں اسناد، امام مسلم، امام نسائی اور امام ابن حبان کی اسناد میں بھی حضرت مالک موجود ہیں۔لیکن امام ابن ماجہ اور امام احمد بن حنبل کی اسناد دیگر روایوں سے ہیں۔اور ان میں حضرت مالک موجود نہیں۔اس طرح اس

روایت میں سنداً غرابت نہیں ہے۔

نقد متن حدیث نمبر۲

متن ترمذی	الساعی	علی	الارملة	والمسکین	کالمجاهد	فی	سبیل الله	او	کالذی	یصوم	النهار	ویقوم	اللیل
ترمذیii	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
بخاریi	//	//	//	//	//	//	//	//		//	//	//	//
بخاریii	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
بخاریiii	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
بخاریiv	//	//	//	//	//	//	//			الصائم		القائم	
مسلم	//	//	//	//	//	//	//			الصائم		القائم	
نسائی	//	//	//	//	//	//	//						
ابن ماجہ	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
ابن حبان	//	//	//	//	//	//	//			الصائم		القائم	
احمد	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//

خلاصہ نقد متن:

مذکورہ متون سے یہ بات واضح ہے کہ امام ترمذی کے ذکر کردہ متن کی عبارت باقی اکثر متون میں بعینہ موجود ہے۔ البتہ بعض متون میں یصوم النہار کی بجائے الصائم اور یقوم الیل کی بجائے القائم مذکور ہے۔ لہٰذا متن کے اعتبار سے یہ حدیث غریب نہیں ہے۔

نتیجہ بحث:

لہٰذا یہ حدیث مبارکہ سند اور متن کے اعتبار سے غریب نہیں ہے بلکہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۳) **عن سعد عن النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم انه قال لعلی رضی اللہ عنه.**

"اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبوة بعدی."

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب (45)

﴿ترجمہ﴾ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا:

کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

نقدِ سند:

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے لیکن امام بخاری نے اسے دو، امام مسلم نے تین، امام ابن ماجہ نے ایک، ابن حبان نے تین، امام حاکم اور امام احمد بن حنبل نے ایک ایک سند سے روایت کیا ہے۔

سندِ ترمذی:

حدثنا قتيبة حدثنا حاتم بن اسماعيل عن بكير بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابيه، عن رسول الله ﷺ . (46)

سندِ بخاری:

(i) **حدثنی محمد بن بشار حدثناغندر حدثنا عن الحكم سمعت ابن ابی ليلی قال حدثنا علی ،عن النبی ﷺ:** (47)

(ii) **حدثنا مسدد حدثنا يحی عن شعبة عن الحكم عن مصعب بن سعد عن ابيه، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم .** (48)

سندِ مسلم:

(i) **يحی بن يحی التميمی وابوجعفر محمد بن الصباح وعبيدالله القواريری وسريج بن يونس كلهم عن يوسف ابن الماجشون واللفظ لابن الصباح حدثنا يوسف ابوسلمة الما جشون حدثنا محمد بن المنكدر عن سعيد بن المسيّب عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم .** (49)

(ii) **حدثنا ابوبكر بن ابی شيبة حدثنا غندر عن شعبة ح :وحدثنا محمد بن المثنٰی وابن بشار قالا :حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن الحكم عن مصعب بن سعد بن ابی وقاص عن سعد بن ابی وقاص، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم .** (50)

(iii) **حدثنا ابوبكر بن ابی شيبه حدثنا غندر عن شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنی وابن**

بشار قالاحدثنا محمد بن جعفر حدثنا عن سعد بن ابراهيم سمعت ابراهيم بن سعد عن سعد عن النبیﷺ:(51)

سند ابن ماجہ:

حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن سعد بن ابراهيم قال سمعت ابراهيم بن سعد بن ابی وقاص عن ابيه عن النبیﷺقال :(52)

سند ابن حبان:

(i) اخبرنا احمد بن علی بن المثنی حدثنا داؤد بن عمروالضبی قال حدثنا حسان بن ابراهيم عن محمد بن سلمة بن كهيل عن ابيه عن المنهال بن عمروعن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابيه وعن ام سلمة ان النبی ﷺقال لعلی :(53)

(ii) اخبرنا ابوخليفة حدثنا ابوالوليد الطيالسی حدثنا يوسف بن الماجشون حدثنا محمد بن المنكدر عن سعيد بن المسيب عن عامر بن سعد ابن ابی وقاص عن سعد ان النبیﷺقال لعلی:(54)

(iii) حدثنا الحسن بن سفيان حدثنا ابوبكر بن ابی شيبة حدثنا غندر عن شعبة عن الحكم عن مصعب بن سعد عن سعد بن ابی وقاص قال خلف رسول الله ﷺعلی بن ابی طالب فی غزوة تبوک فقال يارسول الله تخلفنی فی النساء والصبيان ؟ فقال :(55) .

سند حاکم:

حدثنا ابوالعباس محمد بن يعقوب ثنا محمد بن سنان القزاز ثنا عبيدالله بن عبدالمجيد الحنفی واخبرنی احمد بن جعفر القطيعی ثنا بكير بن مسمار قال سمعت عامر بن سعد يقول قال سعد بن ابی وقاص قال فقال رسول الله ﷺ:(56)

سند احمد:

حدثنا عبدالله حدثنی ابی حدثنا ابواحمد الزبيری حدثنا عبدالله يعنی ابن حبيب بن ابی ثابت عن حمزة بن عبدالله عن ابيه عن سعد قال قال رسول الله ﷺ:(57)

خلاصہ نقد سند:

مذکورہ بالا اسناد میں اکثر امام ترمذی کے راوی حضرت سعد بن ابی وقاص سے ہی مروی ہیں لیکن امام بخاری کی سند نمبر ایک (i) حضرت علیؓ سے اور امام ابن حبان کی سند نمبر ایک حضرت سعد بن ابی وقاص کے علاوہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت کی گئی ہے۔ اس طرح یہ حدیث مبارکہ سنداً غرابت کا حکم نہیں رکھتی اور حدیث کے باقی رواۃ بھی مختلف ہیں۔

نقد متن حدیث نمبر ۳

متن ترمذی	اما	ترضی	ان	تکون	منی	بمنزلة	هارون	مـــن موسیٰ	الا	انه	لا	نبوة	بعدی
بخاری(i)	الا	//	//	//	//	//	//	//	//	//	لیس	نبی	//
بخاری(ii)	//	//	//	//	//	//	//	//					
مسلم (i)				انت	//	//	//	//	//	//	//	نبی	//
مسلم(ii)	//	//	//	//	//	//	//	//	غیر	//	//	نبی	//
مسلم(iii)	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
مسلم(iv)	//	//	//	//	//	//	//	//					
ابن ماجه	الا	//	//	//	//	//	//	//					
ابن حبان(i)	//	//	//	//	//	//	//	//	غیر	//	//	نبی	//
ابن حبان(ii)				انت	//	//	//	//					
ابن حبان(iii)	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	نبی	//
حاکم	الا	//	//	//	//	//	//	//	//	///	///	//	//
احمد	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	نبی	//

خلاصہ نقد متن:

مذکورہ متون میں امام ترمذی کی روایت کردہ دو الفاظ کے علاوہ باقی سب الفاظ تقریبا تمام روایات میں موجود ہیں اور دو الفاظ " اما "اور " نبوة " ہیں ان میں سے لفظ اما بخاری کے متن نمبر (ii)، مسلم کے متن (ii)، (iii) اور (iv)، ابن حبان کے متن نمبر (i) اور (iii) اور مسند احمد کے متن میں موجود ہے جبکہ لفظ نبوة مسلم کے متن (iii) اور حاکم کے متن میں موجود ہے۔ اسی طرح بعض متون میں اَمَا کی بجائے اَلَا ، اِلّا کی بجائے غَیرَ اور نُبُوَّةَ کی

Pakistan J

عن سعد

سمعت

حسان بن

د بن ابی

نا محمد

صلی اللہ علیہ وسلم قال

الحکم

طالب فی

بدالله بن

عامر بن

حبیب بن

بجائے نَبِیّ کے الفاظ ہیں۔اس طرح یہ حدیث مبارکہ متناً غریب نہیں ہے۔

نتیجہ بحث:

لہٰذا یہ حدیث سنداور متن کے اعتبار سے غریب نہیں ہے بلکہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۴) **عن جابربن عبدالله قال قال النبیﷺ:**

"مثلی ومثل الانبیاء قبلی کرجل بنی دارافاکملهاواحسنها الا موضع لبنة فجعل الناس یدخلونها و یتعجبون منها و یقولون لولاموضع اللبنة قال رسول الله ﷺ فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبیاء."

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب (58)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی آدمی نے مکان بنایا، اور اس کے سجانے اور سنوارنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد پھرتے اور تعجب سے کہتے، بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟ فرمایا وہ اینٹ میں ہوں، میں سارے انبیاء سے آخری ہوں۔

نقد سند:

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔لیکن امام بخاری نے اس حدیث کو ایک، امام مسلم نے چھ، ابن حبان نے تین اور امام احمد بن حنبل نے ایک سند سے ذکر کیا ہے۔

سند ترمذی:

حدثنا محمد بن اسمعیل حدثنا محمد بن سنان حدثنا سلیم بن حیان بصری حدثنا سعید بن میناء عن جابر بن عبدالله قال قال نبی ﷺ:(۴۷)

سند بخاری:(i) **یہ سند امام ترمذی والی ھے** .(59)

(ii) **حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا اسماعیل بن جعفر عن عبدالله بن دینار عن ابی صالح عن ابی هریرة عن رسول اللهﷺ**. (60)

سند مسلم:

(i) **حدثنا عمرو الناقد حدثناسفيان بن عيينة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة عن رسول الله ﷺ** .(61)

(ii) **حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبدالرزاق حدثنامعمر عن همام بن منبة ، عن ابی هريرة عن رسول الله صلی الله عليه وسلم** . (62)

(iii) *یہ سند امام بخاری والی ہے۔*(63)

(iv) **حدثنا ابوبكر بن ابی شيبة وابو كريب قالا حدثنا ابومعاوية عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعيد قال قال رسول الله ﷺ** .(64)

(v) **حدثنا ابوبكر بن ابی شيبة حدثنا عفان حدثنا سليم بن حيان حدثنا سعيد بن ميناء عن جابر عن النبی ﷺ**.(65)

(vi) **حدثنيه محمد بن حاتم حدثنا ابن مهدی حدثنا سليم بن حيان حدثنا سعيد بن ميناء عن جابر عن النبی ﷺ**.(66)

سند ابن حبان:

(i) **محمد بن عبدالرحمن السامی حدثنا يحی بن ايوب المقابری حدثنا اسماعيل بن جعفر واخبرنی عبدالله بن دينار عن ابی صالح السمان عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال**:(67)

(ii) **اخبرنا ابن قتيبة حدثنا حرملة بن يحی حدثنا ابن وهب حدثنا يونس عن ابن شهاب اخبرنی ابوسلمة بن عبدالرحمن قال فكان ابوهريرة يقول قال رسول الله ﷺ**:(68)

(iii) **اخبرنا احمد بن علی المثنی حدثنا هارون بن معروف حدثنا سفيان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ**:(69)

سند احمد: **حدثنا عبدالله حدثنی ابی حدثنا سليمان بن داؤد قال اخبرنااسماعيل عن ابن دينار يعنی عبدالله عن ابی صالح السمان عب ابی هريرة ان النبی ﷺ قال**:(70)

خلاصہ نقد سند:

مذکورہ بالا اسناد میں امام ترمذی کے راوی حضرت جابر بن عبداللہ ہیں اور امام بخاری کی سند نمبر ایک اور امام مسلم کی سند نمبر پانچ، چھ بھی حضرت جابر بن عبداللہ ہی کے واسطے سے ہے۔ جبکہ امام بخاری کی سند نمبر دو، امام مسلم کی سند نمبر ایک، دو اور تین، ابن حبان کی تینوں اسناد امام احمد بن حنبل کی سند میں حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں اور امام مسلم کی سند نمبر چار میں حضرت ابو سعید خدری راوی ہیں۔ اس طرح یہ حدیث سنداً غریب نہیں ہے کیونکہ باقی تمام راوی بھی اسناد کے علیحدہ علیحدہ ہیں۔

نقد متن: حدیث نمبر ۴

متن ترمذی	مثلی	ومثل الانبیاء	قبلی	کرجل	بنی	دارا	فاکملها	واحسنها	الا	موضع	لبنة	فجعل	الناس	یدخلونها
بخاری i	//	//		//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
بخاری ii	//	//	//	کمثل //	//	بیتا		//	//	//	//	//	//	یطوفون به
مسلم i	//	//		کمثل //	//	بیتا		//				//	//	یطوفون به
مسلم ii	//	//	//	کمثل //	ابتنی	بنیانا		//	//	//	//	//	//	یطوفون به
مسلم iii	//	//	//	کمثل //	//	بنیانا		//	//	//	//	//	//	یطوفون به
مسلم iv	//	ومثل النبیین	//	کمثل //	//	بنیانا		//	//	//	//	//	//	یطوفون به
مسلم v	//	//		کمثل //	//	//	//		//	//	//	//	//	//
مسلم vi	//	//		کمثل //	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
ابن حبان i	//	//		کمثل //	//	بنیانا	//	//	//	//	//	//	//	یطوفون به
ابن حبان ii	//	//												

ابن حبان iii	//	//	//	کمثل //	//	بنیانا	//	//				//	//	یطیفون به
احمد	//	//	//	کمثل //	//	بنیانا		//	//	//	//	//	//	یطوفون به

بقیہ نقد متن (حدیث نمبر۴)

متن ترمذی	ویتعجبون	منها	ویقولون	لولا	موضع	اللبنة	قال	رسول الله	فانا	موضع	اللبنة	جئت	فختمت	الانبیاء
بخاری i	//		//	//	//	//								
بخاری ii	یعجبون	له	//			//	//		//		//	وانا	خاتم	النبیین
مسلم i			//			//					//			
مسلم ii	ویعجبهم	البنیان	//			//		محمد			//			
مسلم iii	یعجبون	له	//			//	//		//		//			
مسلم iv	یعجبون	له	//			//	//		//		//			
مسلم v	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
مسلم vi	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
ابن حبان i	یعجبون		//			//	//		//		//			
ابن حبان ii														
ابن حبان iii			//			//					//			
احمد	ویعجبون	له	//			//	//		//		//	وانا	خاتم	النبیین

خلاصہ نقد متن:

مذکورہ اکثر متون میں امام ترمذی کے تمام الفاظ موجود ہیں۔ البتہ لفظ کــرجـل کی بجائے باقی اکثر متون میں کـمـثـل رجل مذکور ہے یعنی لفظ مثل کا اضافہ ہے۔ جب کہ کاف تمثیلی موجود ہے اور امام بخاری کے متن نمبر (i) میں یہی لفظ موجود ہے۔

☆اکثر متون میں "دارا" کی بجائے "بیتا" اور "بـنیانا" ہے جب کہ بخاری کے متن (i)، مسلم کے متن (v) میں لفظ "دارا" ہی موجود ہے

☆اکثر متون میں "یدخلونها" کی بجائے لفظ "یطوفون" اور "یطیفون" ہے اور بعض متون میں لفظ "یدخلونها" ہے۔

☆اسی طرح بعض متون میں "جئت فختمت الانبیاء" کی بجائے "وانا خاتم النبیین" کے الفاظ ہیں۔اور امام مسلم کے متن نمبر (v)،(vi) میں یہی الفاظ مذکور ہیں۔

☆یہ تمام الفاظ مترادفات ہیں اور ان کی تبدیلی سے مفہوم میں کوئی فرق نہیں آتا۔

اس طرح اس حدیث مبارکہ میں متن کے لحاظ سے غرابت نہیں ہے۔

نتیجہ بحث:

لہٰذا مذکورہ حدیث سند اور متن کے اعتبار سے غریب نہیں ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصہ مضمون:

اس مختصر مضمون میں جامع ترمذی کی ایسی احادیث جن پر امام ترمذی نے غریب ہونے کا حکم لگایا تھا۔ان پر تحقیق و تخریج کی گئی ہے۔اس مضمون میں بیان کردہ ایسی احادیث کی تعداد چار ہے۔ان احادیث پر سند اور متن پر نقد و جرح کے بعد یہ بات واضح ہوئی کہ یہ احادیث غریب ہونے کا حکم نہیں رکھتیں۔بلکہ یہ احادیث صحیح و حسن کے درجہ میں ہیں۔

☆غرائب ترمذی کی سنداً و متناً تخریج اور نقد و جرح کے لیے کتب احادیث صحاح ستہ، صحیح ابن حبان مستدرک امام حاکم، مصنف ابن ابی شیبہ اور مسند امام احمد بن حنبل کا مطالعہ کیا گیا ہے۔

☆ان مذکورہ کتب کے علاوہ دیگر کتب احادیث کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔

اس طرح جامع ترمذی کی دیگر غریب احادیث پر بھی تحقیق کی ضرورت ہے۔

حوالہ جات

1۔ ابن حجر، احمد بن علی، شہاب الدین عسقلانی، تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۲۰۶، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ط ۳، ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء

2۔ حموی، یاقوت بن عبداللہ، ابوعبداللہ شہاب، معجم البلدان، ج ۲، ص ۳۸۲، مطبوعہ السعادۃ بجوار محافظ مصر، ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۶ء

3۔ ابن حجر، احمد بن علی، شہاب الدین عسقلانی، تہذیب التہذیب، ج ۹، ص ۳۸۸، مطبوعہ مجلس دائرہ المعارف النظامیہ الکائنہ، ھند، ۱۳۲۶ھ

4۔ ایضاً، ص ۳۸۹

5. ذہبی،شمس الدین،تذکرۃ الحفاظ،ج۲،ص۶۳۴،مطبوعہ معارف اسلامیہ،حیدرآباد،ھند

6. سعیدی،غلام رسول،تذکرۃ المحدثین،ص۲۳۰،مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور،ط۴،۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء

7. ابن عماد،عبدالحی،حنبلی،شذرات الذھب،ج۲،ص۱۷۴،مطبوعہ المکتب التجاری،بیروت

8. تذکرۃ المحدثین،ص۲۳۱

9. خالد علوی،ڈاکٹر،حفاظت حدیث،ص۳۰۹،الفیصل ناشران،لاہور۔۲۰۰۸ء

10. تذکرۃ الحفاظ،ج۲،ص۶۳۴

11. المقدسی،محمد بن طاہر،شروط الائمۃ الستۃ،مطبوعہ مصر،۱۳۲۳ھ

12. لسان العرب ،ج ا ،ص ٦٣٩

13. ابن حجر ،احمد بن علی، عسقلانی، نزهة النظر فی توضیح نخبة الفکر، ص۴۷،مطبوعه مطبعة الصباح،دمشق،۱۹۹۲ء

14. ابن صلاح،عثمان بن عبدالرحمان،(مقدمه) علوم الحدیث، ص ۲۷۰، دار الفکر، دمشق ، ط۳ ۱۹۸۴ء

15. ابن جماعة ،محمد بن ابراهیم، المنهل الروی فی مختصر علوم الحدیث النبوی،ص۵۵، مطبوعه دار الفکر ،دمشق، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء

16. سخاوی، محمد بن عبدالرحمن،فتح المغیث بشرح الفیه الحدیث، ج۴،ص۳،مطبوعه مطبعة العاصمه،قاهره.۶. ایضاً،ص۵

17. اثری،عبدالجلیل،تحفة اهل النظر فی مصطلح اهل الخبر،ص ۲۲۶ -۲۲۷، یادگار لائبریری، گوجرانواله،۱۹۹۸ء

18. خطابی،احمدبن محمد، ابوسلیمان، غریب الحدیث، ج ا ،ص ۷۰،جامعة ام القرٰی ،مکة المکرمة، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء

19. ابن حنبل،احمدبن محمد، کتاب العلل،ص۱۳-۱۴ ،مطبوعه انقره،۱۹۶۳ء

20. حاکم،محمد بن عبدالله ،ابوعبدالله نیشاپوری، معرفة علوم الحدیث، ۹۴-۹۶، دار افاق الجدید، بیروت،ط۴، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء

21. فتح المغیث، ج۴،ص ۵

22. اـ ترمذی ،محمد بن عیسیٰ،ابوعیسیٰ،الجامع الترمذی(موسوعة الحدیث الشریف) ،صفة

القیامة ، رقم ۲۴۸۶ ، ص ۱۹۰۲ ،مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض، المطبعة الثالثة، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

ii- ابن ماجه،محمد بن یزید ،ابوعبدالله،سنن ابن ماجه (موسوعة الحدیث الشریف)،الصیام ، رقم ۱۷۶۴-۱۷۶۵ ،ص ۲۵۸۲ ،مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض،المطبعة الثالثة، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

iii- حاکم،محمد بن عبدالله نیشاپوری، المستدرک علی الصحیحین. الصوم، رقم۱۵۷۷ ، دارالمعرفة، بیروت،لبنان،ط۳، ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء

iv- ایضاً، الاطعمة، رقم ۷۲۷۶-۷۲۷۷، ص۱۸۷-۱۸۸، ج۵

v- ابن حبان، محمد،ابوحاتم الخراسانی،صحیح ابن حبان، البروالاحسان، رقم۳۱۵، ص ۲۰۲،دارالمعرفة،بیروت،لبنان،ط ۱، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

vi- ابن حنبل، احمد، ابوعبدالله، المسند، ابوهریره، رقم۷۹۰۸، ص۳۸۷، ج۲، نشرالسنة، ملتان.

23. ترمذی،صفة القیامة،رقم۲۴۸۶،ص ۱۹۰۲

24. بخاری ،محمد بن اسماعیل ،ابوعبدالله،الجامع الصحیح البخاری(موسوعة الحدیث الشریف،الاطعمة ،رقم الباب ۵۶،ص ۱۱۴۱ ، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض،المطبعة الثالثة، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

25. ابن ماجه،الصیام،رقم۱۷۶۴ ،ص ۵۶۰، ج ۱

26. ایضاً،رقم۱۷۶۵

27. مستدرک حاکم،الصوم، رقم۱۵۷۷ ،ص ۵۳، ج ۲

28. ایضاً،الاطعمة،رقم۷۲۷۶،ص۱۸۷، ج۵

29. ایضاً،رقم۷۲۷۷،ص۱۸۸

30. ابن حبان ،البروالاحسان،رقم۳۱۵،ص ۲۰۲

31. مسنداحمد،ابوهریرة،رقم۷۹۰۸،ص۳۸۷، ج ۲

32. ۔ بخاری،النفقات ، رقم ۵۳۵۳ ، ص ۴۶۲

ii- مسلم ،ابن حجاج،القشیری،الجامع الصحیح المسلم(موسوعة الحدیث الشریف)، الزهد، رقم٧٤٦٨ ،ص ١١٩٤ ،مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض،المطبعة الثالثة، محرم ١٤٢١ھ/٢٠٠٠ء

iii- ترمذی،البر والصلة، رقم ١٩٦٩ ،ص ١٨٥٠

iv- نسائی،شعیب بن علی،ابوعبدالرحمن احمد ،سنن النسائی (موسوعة الحدیث الشریف) ، الزکاة ، رقم ٢٥٧٨ ،ص ٢٢٥٤ ،مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض، المطبعة الثالثة، محرم ١٤٢١ھ/٢٠٠٠ء

v- ابن ماجه، التجارات ،رقم ٢١٤٠ ،ص ٢٦٠٥

33. ترمذی،البروالصلة ،رقم١٩٦٩ ،ص١٨٥٠

34. ایضاً،رقم١٩٦٩/٢

35. بخاری،النفقات،رقم ٥٣٥٣،ص ٤٦٢

36. ایضاً،الادب،رقم٦٠٠٦،ص ١٢٣٤

37. ایضاً،رقم٦٠٠٦

38. ایضاً،رقم٦٠٠٧

39. مسلم،الزهد،رقم٧٤٦٨،ص١١٩٤

40. نسائی،الزکاة،رقم٢٥٧٨،ص ٢٢٥٤

41. ابن ماجه،التجارات،رقم٢١٤٠،ص٢٦٠٥

42. ابن حبان ،الرضاع ،رقم٤٢٤٥،ص ١١٥٠

43. مسند احمد،ابوهریرة،رقم ٨٧٥٣،ص ٤٧٩،ج٢

44 i- بخاری ، المغازی ، رقم ٤٤١٦ ، ص ٣٦١

-ii ایضاً،فضائل اصحاب النبی ﷺ،رقم٣٧٠٦،ص٧٥٣

iii- مسلم ، الفضائل ، رقم ٦٢١٧-٦٢١٨ ، ص ١١٠١

-iv ایضا ،الفضائل ،رقم ٦٢٢١، ص١٠٠٦-١٠٠٧

v- ترمذی، المناقب ، رقم ٣٧٢٤ ، ص ٢٠٣٥

-vi ابن ماجه،المقدمة ،رقم ١١٥ ،ص٦٤،ج ١

-vii ابن حبان، التاریخ،رقم۶۶۴۳،ص ۱۷۷۰

- viii ایضا، مناقب الصحابة،رقم۶۹۲۶-۶۹۲۷،ص ۱۸۴۹

- ix مستدرک حاکم،معرفة الصحابة،رقم۴۶۳۲،ص ۱۷،ج ۴

-x مسنداحمد،سعد بن ابی وقاص،رقم۱۶۰۵،ص ۲۳۳،ج ۱

45. ترمذی،المناقب،رقم۳۷۲۴،ص ۱۹۳۹

46. بخاری،المغازی،رقم۴۴۱۶،ص ۳۶۱)

47. ایضاً،فضائل اصحاب النبیﷺ،رقم۳۷۰۶،ص ۷۵۳

48. مسلم،الفضائل ،رقم۶۲۱۷،ص ۲۰۳۵)

49. ایضاً،رقم۶۲۱۸

50. ایضاً،رقم ۶۲۲۱

51. ابن ماجه،المقدمة،رقم۱۱۵،ص ۶۴،ج ۱

52. ابن حبان ،التاریخ،رقم ۶۶۴۳،ص ۱۷۷۰)

53. ایضاً،مناقب الصحابة ،رقم ۶۹۲۶،ص ۱۸۴۹

54. ایضاً،رقم۶۹۲۷)

55. مستدرک حاکم ،معرفة الصحابة ،رقم ۴۶۳۲،ص ۱۷،ج ۴

56. مسنداحمد ،سعد بن ابی وقاص،رقم۱۶۰۵،ص ۲۳۳،ج ۱)

57. i۔ بخاری ، المناقب ،رقم ۳۵۳۴-۳۵۳۵ ، ص ۲۸۸

ii. مسلم ، الفضائل ، رقم ۵۹۵۹- ۵۹۶۴ ، ص ۱۰۸۴

iii۔ ترمذی، الاداب ، رقم ۲۸۶۲ ، ص ۱۹۳۹

-iv ابن حبان،التاریخ،رقم۶۴۰۵-۶۴۰۷،ص ۱۶۹۹

-v مسند احمد،ابوهريرة،رقم۹۱۹۱،ص ۵۲۶،ج ۲

58. ترمذی،الاداب،رقم۲۸۶۲،ص ۱۹۳۹

59. بخاری،المناقب،رقم۳۵۳۴،ص ۲۸۸

60. ایضاً،رقم۳۵۳۵

61. مسلم،الفضائل ،رقم۵۹۵۹،ص ۱۰۸۴

62. ایضاً،رقم۵۹۶۰
63. ایضاً، ۵۹۶۱
64. ایضاً،رقم ۵۹۶۲
65. ایضاً،رقم۵۹۶۳
66. ایضاً،رقم۵۹۶۴)
67. ابن حبان،التاریخ،رقم۶۴۰۵،ص ۱۶۹۹
68. ایضاً،رقم۶۴۰۶
69. ایضاً،رقم۶۴۰۷)
70. احمد،مسند ابوھریرۃ،رقم ۹۱۹۱،ص ۵۲۶،ج ۲